رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۸۳

تار کا پتہ:- الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ٭ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الیس اللّٰہ بکاف عبدہ — غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۱۳ رجب ۱۳۵۵ھ	یوم چہار شنبہ	مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج پونے سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف میں خدا تعالےٰ کے فضل سے تخفیف ہے:۔

سیدہ ام طاہر احمدؐ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحتِ کاملہ کے لئے احباب سلسلہ دعا جاری رکھیں:۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب آج بارہ بجے کی ٹرین سے سرگودہا سے واپس تشریف لے آئے ہیں:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تا کوئی آفت تم پر ہاتھ نہ ڈال سکے

"یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے۔ اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے۔ تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا۔ اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے۔ اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا۔ اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لائیں۔ اور گلنے اور خشک ہونے لگ جائیں۔ ان کی مالک پروا نہیں کرتا۔ کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جائے۔ یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں پھینک دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو۔ کہ اگر تم اللہ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے۔ تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو۔ اور اللہ تعالےٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو۔ تو پھر اللہ تعالےٰ کو کسی کی پروا نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں۔ پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جائے۔ تو اتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپروا بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ۔ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالےٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔" (الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء)

گزارش

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

ہے زمیں تیری ہمارا آسماں — کیا بساط اپنی کہ جانیں تیری شاں
تیرے رتبہ پر جو کرتے ہیں نظر — محوِ حیرت ہوتے ہیں کرّوبیاں
واقفِ اسرارِ یزدانی ہے تُو — تجھ سے پیدا ہیں رموزِ کن فکاں
تیری ہستی سے ہویدا ذاتِ حق — حق کہ ہے اک بحرِ ناپیدا کراں
بحرِ لولاکَ لما کا غوطہ زن — وترِ قوسین دنیٰ ہے بیگماں
تیری شفقت کھینچ لائی یاں تجھے — ورنہ مسکن تو ہے تیرا آسماں
خالق و مخلوق میں اک واسطہ — طالب و مطلوب کا تو رازداں
بندہ ہو کر بندۂ عالی ہوا — حبّذا یہ مرتبہ یہ عزّ و شاں
تیرے ہلکے سے تبسم پر فدا — جن و انسان و ملک سارا جہاں
تیری باتیں باعثِ تسکینِ قلب — تیری محفل - محفلِ کرّوبیاں
کوثرِ حکمت ہے جاناں دل ترا — جوئے شیرِ معرفت تجھ سے رواں
ہے تری ناراضگی میں قہرِ حق — تیری پیشانی کے بل سے الاماں
تیری چشمِ خشمگیں سے کانپ اُٹھے — بندۂ عاصی تو کیا - کوہِ گراں
تیرا پنجہ - پنجۂ فولاد ہے - — مرحبا - سرِ لشکرِ اسلامیاں
حاسدوں کو تیرے ہنستے دیکھ کر — پھر گیا محشر کا آنکھوں میں سماں
سامنے تیرے شہِ عالی تبار — ہو اجازت گر تو کھولوں میں زباں
آگ سی ہے دل میں اک دہکی ہوئی — پر دبانے سے دبے کیسے دھواں
ایک جانب بحرِ طوفاں خیز ہے — دوسری جانب مری کمزوریاں
حوصلہ فرسا مری بے مایگی — اور اس پر سخت سے سخت امتحاں
دیکھ کر ناکامیاں گھبراتا ہوں میں — کیا بگڑتا گر نہ جنتی مجھکو ماں
ہر طرف ہے اک بلا اژدر دہاں — کیا نہیں ہے واسطے میرے اماں
تیرا بندہ - بندۂ عاصی سہی — تیرا دامن چھوڑ کر جائے کہاں
اک نظرِ رحمت کی ہو جائے ادھر — تا سکوں پائے یہ تیرا خستہ جاں

(بشیر احمد خان - بی - اے - ایل ایل - بی - قادیان)

ایک مبارک تقریب

یہ خبر بڑی خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مولوی عبد السلام صاحب عمر بی - اے - خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا نکاح محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم حیدر آبادی کیساتھ مسجد مبارک میں ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اور تعدد ازدواج کے متعلق نہائت لطیف خطبہ ارشاد فرمایا۔ لڑکی کے بھائی میر سعید احمد صاحب کی طرف سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اختیار دیا گیا تھا۔ کہ نکاح منظور کریں۔ حضرت میر محمد سعید صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی اور جماعت احمدیہ حیدر آباد کے بانی تھے۔ مولوی عبد السلام صاحب کی یہ دوسری شادی ہے۔ ان کی پہلی بیوی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صاحبزادی ہیں۔

ہم اس تقریب پر خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ یہ تعلق دونوں خاندانوں کے لئے مبارک بنائے۔

جائداد خریدنے والوں کیلئے سنہری موقع

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اشاعت اسلام کے لئے بعض اہم ضروریات کے پیش نظر بعض جائدادوں کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن میں سے بعض قادیان میں اور بعض دیگر مقامات پر واقع ہیں۔ جو دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیں وہ جلد از جلد اپنی درخواستیں بھیجدیں۔ جہاں جہاں یہ جائدادیں واقع ہیں۔ وہاں کے عہدہ داران جماعت اگر خود نہ خرید سکتے ہوں۔ تو کوشش کر کے دیگر احباب کو ان کی خریداری پر آمادہ کریں۔ تفصیل جائداد حسب ذیل ہے۔ (ناظم جائداد)

۱- قطعہ اراضی [illegible] کنال نمبر خسرہ ۱۳۶۲ واقع موضع سوہاوا تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔
۲- اراضی [illegible] ۴ مرلہ واقع راہوں ضلع جالندھر
۳- مکان موسومہ چودھری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم والا واقعہ قادیان محلہ دار العلوم
۴- اراضی واقع موضع گلانوالی [illegible] کنال ۱۵ مرلہ تحصیل بٹالہ۔
۵- اراضی واقع موضع حمزہ [illegible] کنال ۴ مرلہ تحصیل و ضلع امرتسر۔
۶- اراضی [illegible] کنال نہری واقعہ موضع ہلال پور ضلع سرگودھا۔
۷- اراضی [illegible] کنال واقع موضع چیبہ سندھواں ضلع گوجرانوالہ۔
۸- اراضی [illegible] کنال ۳ مرلہ واقع موضع اجمیر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور
۹- اراضی [illegible] کنال ۱ مرلہ چاہی نہری تحصیل جامپور ضلع ڈیرہ غازیخان۔
۱۰- اراضی [illegible] کنال واقعہ موضع سرڈعہ ضلع ہوشیارپور و ایک مکان خورد
۱۱- حصہ کوٹھی واقعہ محلہ دار الانوار قادیان حق مرتہنی بالعوض مبلغ [illegible]
۱۲- مکان بابو زبرخان صاحب واقعہ قادیان محلہ ارائیاں حق مرتہنی بالعوض مبلغ [illegible]
۱۳- اراضی [illegible] کنال ۱۵ مرلہ نہری واقعہ چک ۲۲۶ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائلپور
۱۴- مکان موسومہ مبارک علی والا واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان کا حق مرتہنی بالعوض مبلغ [illegible]
۱۵- اراضی موضع رائے پور ضلع سیالکوٹ [illegible] کنال ۱۱ مرلہ
۱۶- اراضی موضع تلونڈی عنایت خان رقبہ [illegible] کنال ضلع سیالکوٹ
۱۷- اراضی [illegible] کنال ۱۶ مرلہ نہری واقعہ گوکھووال ضلع لائلپور
۱۸- قطعہ اراضی سفید بحدود چہار دیواری ۵ مرلہ واقعہ محلہ دار الفضل قادیان مرہونہ بالعوض مبلغ [illegible]
۱۹- مکان پختہ واقعہ قادیان اندرون قصبہ خریدکردہ از کشن سنگھ صاحب۔
۲۰- اراضی موضع ہمبڑاں ایک بیگھہ ضلع لدھیانہ
۲۱- اراضی زرعی آمدہ بحساب وصیت مولوی عبد المنان و عبد السلام صاحب کاٹھگڑھ بالعوض مبلغ [illegible]
۲۲- اراضی موضع وڈالہ بانگر ضلع گورداسپور رقبہ [illegible] کنال
۲۳- اراضی [illegible] کنال ۱۳ مرلہ اراضی نہری واقعہ محمد آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
۲۴- اراضی ۷ کنال ۱۲ مرلے واقعہ اوڑا ضلع سیالکوٹ۔
۲۵- اراضی [illegible] کنال واقع موضع بکا گڑھ ضلع سیالکوٹ۔
۲۶- اراضی [illegible] کنال ۱۳ مرلہ بارانی موضع بھجو گلانہ ضلع ہوشیارپور۔
۲۷- مکان موسومہ میاں سراج دین صاحب مرحوم والا - واقعہ محلہ دار الفضل قادیان
۲۸- اراضی [illegible] کنال ۹ مرلہ موضع لہشہ صوبہ سرحد (۲۹) اراضی [illegible] کنال ۱۲ مرلہ واقعہ احمد آباد ننگل پنڈ قادیان (۳۰) اراضی بالعوض مبلغ [illegible] ہمارے پاس رہن ہے (۳۱) رقبہ سفید ۱۴ مرلہ واقعہ بستی جوجانی مشمولہ شیخوپورہ سمار (۳۲) مکان واقعہ کمیر پال ضلع ہوشیارپور لنگ - (۳۳) اراضی [illegible] کنال ۱۵ مرلہ حق مرتہنی بالعوض مبلغ [illegible] جو ہمارے حق میں ہبہ ہے - موضع دیول متصل اھنوال::

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ رجب ۱۳۵۵ھ

مولوی عطاء اللہ کی بڑ

۲۵ ستمبر کو قادیان پہونچ کر بدگوئی اور بدزبانی کا مظاہرہ کرنے کا موقعہ نہ پاسکنے پر مولوی عطاء اللہ صاحب نے اسی دن لاہور میں ایک تقریر کی۔ اور جو کچھ ان کے جی میں آیا کہتے چلے گئے۔ لاہور کے اکثر اخبارات نے تو اس تقریر کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ اس کا ذکر اپنے صفحات میں کریں۔ اور ایک آدھ اخبار نے جو ذکر کیا ہے وہ نہایت ہی مختصر ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تقریر حسب معمول جماعت احمدیہ کے خلاف تھی۔ اور اس میں گالیوں اور بدزبانیوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اخبار "احسان" نے اپنے عامیانہ طرز تحریر میں حاشیہ آرائی کے ساتھ لکھا ہے۔

"سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو آپ نے مرزائیت کے بخیئے ادھیڑتے ہوئے کہا۔ کہ مرزائیوں کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے۔ کہ اب نبوت کا ڈھونگ نہیں رچایا جاسکتا۔ اب مرزائیت اپنی موت آپ مرجائیگی۔ میں جب تک زندہ ہوں۔ مرزائیت کے قصر میں زلزلہ ڈالتا رہونگا۔ اور اس جھوٹی نبوت کا بھانڈا پھوڑتا رہونگا"

قبل اس کے کہ مولوی عطاء اللہ کی بڑ کے متعلق کچھ عرض کیا جائے۔ "احسان" سے صرف یہ گزارش ہے۔ کہ وہ تعصب سے علیحدہ ہوکر اور انصاف سے کام لیکر غور کرے تو اس پر واضح ہوجائے۔ کہ مرزائیت کے بخیئے ادھیڑنے والوں کے اپنے بخیئے تو ادھڑ چکے ہیں۔ مگر احمدیت کو وہ ذرہ بھر بھی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ کیا "احسان" بتا سکتا ہے۔ کہ جب سے احرار نے احمدیت کے خلاف جنگ وہ شروع کی ہے۔ انتہائی اور شرافت کے تمام تقاضوں کو ترک کرکے کی ہے۔ اپنی انتہائی قوت اور طاقت سے کی ہے۔ اس وقت سے جماعت احمدیہ کو کیا نقصان پہنچا ہے۔ اور احرار اس کا کیا بگاڑ سکے ہیں۔ اگر کچھ بھی نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر ان میں سے کسی کی بدزبانی سنکر یہ کہدینا کہ اس نے احمدیت کے بخیئے ادھیڑ کر رکھدیئے۔ کہاں کی انصاف پسندی ہے۔ پھر گزشتہ کچھ عرصہ سے احرار کی جو گت بن رہی ہے۔ اور خود "احسان" ان کے جو پول کھول چکا ہے۔ ان سے اندازہ لگالیا جائے۔ کہ بخیئے کس کے ادھڑ رہے ہیں۔ دنیا میں معاند اور مخالف کس کے نہیں؟ اور کسے نقصان پہنچانے اور نیچا دکھانے والے نہیں پائے جاتے۔ اس لحاظ سے اگر احرار جماعت احمدیہ کی مخالفت میں اندھے ہوکر اٹھ کھڑے ہوئے۔ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ لیکن یہ بات یقیناً عجیب ہے۔ کہ عین اس وقت جبکہ احرار یہ دعوےٰ کررہے تھے۔ کہ وہ احمدیت کی مخالفت میں فتنہ و شر کو انتہاء تک پہونچا کر مسلمانوں کی بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ انہی لوگوں کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہوگئے۔ جن کے سہارے پر ان کی تمام اچھل کود تھی۔ اور جن کے کھونٹے پر وہ ناچتے تھے۔

دراصل یہ وہ گرفت تھی۔ جو خدا تعالیٰ کے بیکس بندوں پر ظلم و ستم کرنے والوں، غرور اور تکبر کے پتلوں اور اپنی طاقت اور قوت کے گھمنڈ میں کسی کو خاطر میں نہ لانے والوں کے لئے مقرر ہے۔

باقی رہی وہ بڑ جو مولوی عطاء اللہ نے ہانکی ہے۔ کہ "اب مرزائیت اپنی موت آپ مرجائیگی۔ میں جب تک زندہ ہوں مرزائیت کے قصر میں زلزلہ ڈالتا رہونگا" اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جائے۔ کہ دراصل یہ بھی احمدیت کی کبھی مغلوب نہ ہونے والی صداقت کا اعتراف ہے۔ "اب مرزائیت اپنی موت آپ مرجائیگی" سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس وقت احمدیت قائم اور زندہ ہے۔ اور آجتک دنیا کی کوئی طاقت اُسے مٹا نہیں سکی۔ پھر یہ کہنے سے کہ "میں جب تک زندہ ہوں مرزائیت کے قصر میں زلزلہ ڈالتا رہونگا" عیاں ہے۔ کہ احمدیت کوئی ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی یا کوئی بوسیدہ مکان نہیں۔ بلکہ ایک رفیع الشان قصر ہے۔ اور جب یہ حقیقت خود مولوی عطاء اللہ کے بیان سے ثابت ہے۔ تو ذرا غور فرمایئے۔ وہ خدا جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تن تنہا ہونے کی حالت سے باوجود ہر قسم کی مخالفتوں کے کامیاب کیا۔ اور لاکھوں انسانوں پر مشتمل جماعت عطا کی۔ پھر جس نے بے نام و نشان حالت کی بجائے ایک عظیم الشان قصر بنا دیا کیا وہ گوارا کریگا کہ مولوی عطاء اللہ ایسے لوگوں کو اس کی ایک اینٹ بھی اکھیڑنے کا موقع دے۔ قطعاً نہیں۔

مولوی عطاء اللہ اور ان کے ساتھی جس قدر زور لگا سکتے تھے۔ لگا چکے ہیں اور آئندہ بھی لگالیں۔ وہ خود مٹ جائینگے مگر احمدیت کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے کیونکہ احمدیت کا حامی خدا تعالےٰ ہے مولوی عطاء اللہ کے لئے اگر اس وقت تک کا تجربہ کافی نہیں۔ اور ان کی ذلت و رسوائی میں کوئی کسر رہ گئی ہے۔ تو وہ مزید تجربہ کرکے دیکھ لیں۔ وہ احمدیت کے جاں نثاروں کو ہر موقعہ پر آگے بڑھتے ہوئے اور ہر ایک تکلیف کو خوش آمدید کہتے ہوئے پائیں گے۔ اور جو لوگ اس عزم اور ارادہ کے ساتھ کھڑے ہوں۔ جو ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور جن کا تکیہ محض خدا تعالےٰ کی ذات ہو۔ ان کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی مٹا نہیں سکتی۔ مولوی عطاء اللہ اور ان کے ساتھی کس باغ کی مولی ہیں۔

ایک بہادر احمدی خاتون کی عزت افزائی

کچھ عرصہ ہوا۔ مولوی برکت علی صاحب لائق لدھانوی کی بھاوج اور میاں بشیر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ نے ایسی حالت میں جبکہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ گھر میں اکیلی تھیں۔ رات کا وقت تھا۔ پردیس کا معاملہ تھا۔ اور گھر کا ملازم لڑکا نکھرامی پر اتر آیا تھا۔ دو مسلح ڈاکوؤں کا نہایت بہادری اور جرأت کے ساتھ مقابلہ کیا تھا اور زخمی ہوجانے کے باوجود گھر کا ایک تنکا بھی ڈاکوؤں کو نہیں لے جانے دیا تھا اور خائب و خاسر بھاگنے پر مجبور کردیا تھا۔ آخر وہ ڈاکو پکڑے گئے۔ ان میں سے ایک کو سات سال قید کی سزا ہوئی۔ دوسرے کو تین سال کی اور نوکر کو دو سال کی۔

اس بہادری پر خاتون موصوف کی سب سے بڑی عزت افزائی تو یہ ہوئی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے دست مبارک سے مبارکباد لکھی اب پنجاب پولیس نے بہادری کے اعتراف میں سیکنڈ کلاس سرٹیفکیٹ اور پچاس روپے نقد بطور انعام دیئے۔ نیز شیخ محمد بشیر صاحب آزاد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مرید کے کی طرف سے ایک چاندی کا خوبصورت میڈل دیا ہے جس پر انہوں نے اپنا نام اور "غلام فاطمہ دو ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے والی" کندہ کرایا ہے مرکزی لجنہ اماء اللہ کو بھی چاہیئے۔ کہ خاتون موصوفہ کی مناسب اور موزوں رنگ میں حوصلہ افزائی کرے۔ تا احمدی خواتین میں شجاعانہ اور دلیرانہ جذبات ترقی کریں چونکہ جماعت احمدیہ کے مخالف ہر جگہ پائے جاتے ہیں اور احمدی ابھی اکیلے دکیلے ہیں اس لئے ہماری جماعت کی عورتوں میں بہادری اور دلیری کے جذبات کا پایا جانا نہایت ضروری ہے تاکہ وقت پڑنے پر وہ اپنے حواس قائم رکھکر مقابلہ کرسکیں۔ اور یوں بھی ترقی کرنیوالی قوم کی خواتین جب تک بہادر اور دلیر نہ ہوں۔ اپنی اولاد کی تربیت عمدگی سے نہیں کرسکتیں ان

[illegible]

قرآن مجید کی حکیمانہ ترتیب

(حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے قلم سے)

قرآن مجید کی سورۃ عَبَسَ وَتَوَلّٰی میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کا ہولناک نقشہ پیش کرتا ہوا فرماتا ہے:-

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ

جس دن بھاگے گا انسان اپنے بھائی سے

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ

اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے۔ اور اپنی بیوی سے

وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ

اور اپنے بیٹوں سے کیونکہ ہر شخص کو ان میں سے

يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ

اس دن اپنی اپنی پڑی ہوگی۔

قرآن مجید خدا تعالےٰ کا کلام ہے اور خدا تعالےٰ کا کوئی کام حکمت اور اس کا کوئی کلام ترتیب سے خالی نہیں ہوتا۔ اس لئے ان آیات میں رشتہ داروں کی جو ترتیب بیان کی گئی ہے وہ کیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے۔ جو پڑھنے والے کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور جواب لئے بغیر نہیں ٹلتا۔ کہ پہلے بھائی۔ پھر ماں۔ پھر باپ پھر بیوی اور پھر بیٹوں کے ذکر میں کیا حکمت ہے۔ اور کیا ترتیب ہے؟ کیونکہ نہ یہاں البعید سے قریب تک کا بیان ہے۔ کہ پہلے دُور کے رشتہ دار بیان ہوں۔ اور پھر قریب کے۔ کیونکہ والدین رشتہ میں زیادہ قریب ہوتے ہیں بہ نسبت بیوی کے۔ اور نہ یہاں قریب سے بعید کی طرف اسلوب کلام اختیار کیا گیا ہے۔ کہ پہلے قریبی۔ پھر دُور کے رشتہ داروں کا ذکر ہو۔ کیونکہ بھائی دُور ہے بہ نسبت ماں کے۔ حالانکہ اس کا ذکر پہلے ہے۔ اور بیوی دُور ہے بہ نسبت بیٹوں کے۔ مگر اس کا ذکر ان سے پہلے ہے۔ اس لئے یہ دونوں طریق تو یہاں مدنظر معلوم نہیں ہوتے۔ بلکہ یہاں پر کوئی اور ہی ترتیب پیش نظر ہے۔ اور وہ میرے نزدیک يَفِرُّ الْمَرْءُ سے واضح ہو رہی ہے۔ کیونکہ يَفِرُّ کے معنے ہیں کسی کی طرف بھاگ کر اور دوڑ کر جانا۔ پس اس لفظ نے اس سوال کو یوں حل کر دیا۔ کہ ان آیات میں انسان کی پیدائش کی ابتداء اور پھر تدریجی ترقی کی طرف اشارہ نہیں۔ کہ پہلے یہ باپ کے صلب میں ہوتا ہے۔ اور پھر ماں کے رحم میں پرورش پانے لگتا ہے۔ بلکہ يَفِرُّ الْمَرْءُ۔ یعنی جب انسان بھاگ دوڑ کر کسی کی طرف جا سکتا ہے۔ اس عمر سے اُس کے کاموں کو ترتیب وار بیان کیا گیا ہے۔

مثلاً یہ جب چار یا پانچ سال کی عمر کو پہونچتا ہے۔ تو اس وقت اس کی ماں اس کے کام خود بخود کرتی ہے۔ اسے ماں کے پاس بھاگ کر کوئی فرمائش نہیں کرنی پڑتی۔ نہ یہ چار یا پانچ سال کی عمر میں ماں سے کہتا ہے۔ کہ مجھے کپڑے بنوا دو نہ اس کا مطالبہ بستر اور چارپائی کا ہوتا ہے۔ نہ کھانا پکانے کے متعلق اسے کچھ کہنا پڑتا ہے۔ بلکہ اس عمر میں اس کے سب کام اس کی والدہ خود بخود کر دیتی ہے۔ اس لئے اسے بھاگ دوڑ کر والدہ کی طرف جانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہاں اس عمر میں کھیلنے۔ دل بہلانے اور بچپن کی فطرت کے مطابق ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مشغول رہنے کے لئے یہ اپنے بھائی بہنوں کی طرف ضرور دوڑ دوڑ کر جاتا ہے۔ اگر اس کا بھائی یا بہن دوسرے کمرہ میں ہوں۔ تو یہ دوڑ کر وہاں پہونچ جاتا ہے۔ اور سارا دن ان سے کھیلتا پھرتا ہے۔ اور وہ اگر اس سے چھپنا بھی چاہیں تو یہ دوڑ بھاگ کر اُن کو جا پکڑتا ہے۔

غرض یہ چار یا پانچ سال کی عمر میں کھیلنے کے لئے اپنے ہم عمر بھائیوں بہنوں کے پیچھے بھاگا بھاگا پھرتا ہے۔ اس کی ماں کھانے پینے۔ کپڑے بدلنے۔ مونہہ دھونے دھلانے کے لئے اپنی طرف اسے بلاتی رہتی ہے بلکہ بعض دفعہ اسے پکڑ کر اپنے پاس لے جاتی ہے۔ مگر یہ دوڑ کر پھر بھائی بہنوں میں کھیلنے کے لئے آ ملتا ہے۔ پس سب سے پہلا تعلق جو ایک بچے کو چل کر جانے کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ وہ اسے اپنے بھائی بہنوں سے ہوتا ہے۔ بالخصوص بھائیوں سے۔ کیونکہ بہنیں تو گھروں میں رہتی ہیں۔ اس لئے یہ اپنے بھائیوں کے ساتھ بازاروں گلیوں اور باغوں میں گھومتا پھرتا ہے۔ اس کے بعد جب یہ تیرہ چودہ سال کا ہوتا ہے۔ تو اس کی ضروریات سب کی سب ایسی نہیں ہوتیں۔ کہ اس کی ماں بغیر اس کے بتانے یا مانگنے کے خود بخود ان کا خیال رکھے۔ بلکہ یہ خود ماں سے کہتا ہے مثلاً یہ ساتویں۔ یا آٹھویں میں پڑھتا ہے تو مہینہ ختم ہونے پر فیس کی رقم باپ سے مانگتا ہوا شرماتا ہے۔ مگر ماں سے بے تکلفی سے مانگ لیتا ہے۔ اب خواہ وہ خود دے۔ یا خاوند سے لے کر دے۔ اسی طرح بازار جانے لگتا ہے۔ تو پیسے ماں سے ہی مانگتا ہے۔ اور اب چونکہ اسے لباس کے عمدہ ہونے کا خیال ہوتا ہے۔ اس لئے اچھے کپڑے۔ اچھی ٹوپی عمدہ بوٹ سب کچھ ماں سے طلب کرتا ہے اور بعض بعض اخراجات باپ سے چھپانا چاہتا ہے۔ مگر ماں سے ضرور مانگ لیتا ہے۔

پس دوڑنے بھاگنے آنے جانے کے لحاظ سے اب اس کا دائرۂ عمل اس کی ماں تک محدود ہوتا ہے۔ وہی اس کے سب ناز نخرے اٹھاتی ہے۔ اس کے بعد پھر جب زیادہ بڑا ہوتا ہے اور کالج میں داخل ہوتا۔ اور یونیورسٹی کی ڈگریاں لینے لگتا ہے۔ تو ماہواری فیسوں۔ داخلہ کی سالانہ رقموں کتابوں کی قیمتوں اور ٹیوشن کے خرچوں کے لئے بجائے ماں کے باپ کے پاس جاتا ہے اسی سے خط و کتابت کرتا ہے۔ اور اسی کی طرف تعلیم و ملازمت کے مشوروں کے لئے دوڑا جاتا ہے۔ پھر جب یہ تعلیم سے فارغ ہو کر خود برسر روزگار ہو کر باپ کی امداد سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ اور کسی نیک سیرت سلیقہ مند عورت سے شادی کر لیتا ہے تو اب اسکی بھاگ دوڑ بیوی کی طرف شروع ہوتی ہے۔ غرض اب اسکی جولانگاہ اور میدانِ عمل سب کچھ اسکی بیوی ہے۔ اور گو اب بھی یہ اپنے ماں باپ کے پاس جاتا ہے۔ مگر گھڑے گھڑے گیا بے شوقی سے بیٹھا۔ اور جلدی اپنے گھر آ گیا اور اب بیوی کے وہ وہ ناز اٹھاتا اور نخرے برداشت کرتا ہے۔ کہ مجبور ہو کر اس کی ماں بھی پکار اُٹھتی ہے۔ کہ بیٹا اب تو نے ہمیں چھوڑ دیا۔ اب تو تو اپنی بیوی کا غلام بن گیا یہ سنتا ہے اور ہنس کر ٹال دیتا ہے۔ پھر اس کے ایک دو سال بعد نئی دُلہن کے چاؤ چونچلے کچھ سرد پڑنے لگتے ہیں۔ اور خدا اُسے صاحب اولاد کر دیتا ہے۔ تو اسکی تگ و دو بچوں کے لئے ہو جاتی ہے۔ کبھی ان کی فیسوں کا فکر ہے کبھی وہ بیمار ہیں۔ تو ان کی دوا لا رہا ہے کبھی ان کو اعلےٰ تعلیم دلوانے کے منصوبے سوچتا رہتا ہے۔ جب وہ چھوٹے ہوتے ہیں۔ تو یہ دفتر سے فارغ ہوا۔ اور گھر پہنچکر بڑے کو پیچھے اور چھوٹے کو آگے بٹھا سائیکل پر سوار ہو کر باغوں اور میدانوں کی سیر کراتا پھرتا ہے۔ غرض اب ساری عمر بچوں کے لئے دن رات ایک کر دیتا ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ قرآن مجید میں ایک نبی کی نصیحت نقل کر کے انسان کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ دیکھ

فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ

لوگو خدا کی طرف بھاگا کرو

یعنی اے انسان تیری اصل بھاگ دوڑ اللہ کی طرف ہونی چاہیئے۔ مگر افسوس کہ تو اس کو چھوڑ کر بلکہ اسے ناراض کر کے اس کے احکام کی خلاف ورزی کر کے انسانوں کی طرف بھاگتا ہے۔ دیکھ تو تو بچپن سے میرا باغی ہے۔ کہ ابھی تو تین چار سال کا تھا۔ کہ کھیلنے کے لئے ہر وقت بھائی بہنوں کی طرف بھاگتا پھرتا تھا۔ پھر بارہ تیرہ سال کا ہو کر اپنی ضرورتوں کے لئے ماں کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا۔ اور پھر جوان ہو کر اپنے حوائج کے لئے بار بار باپ سے ملنے جاتا تھا۔ اور پھر شادی کی سلک میں منسلک ہو کر اپنی بیوی کی طرف راغب ہو کر دیوانہ وار اس کے پیچھے لگا رہتا تھا۔ اور پھر صاحب اولاد ہو کر اولاد کے پیچھے پیچھے مارا مارا پھرتا رہا۔ اور اسی حالت میں بوڑھا ہو کر مرنے کے قریب ہو گیا۔ مگر افسوس! تجھ پر وہ زمانہ نہ آیا۔ کہ تو کبھی میری طرف بھی بھاگتا۔

اور تیری دوڑ میری طرف بھی ہوتی لیکن یاد رکھ۔ کہ تیرے یہی رشتہ دار جن سے تو اس قدر محبت اور تعلق رکھتا ہے اور جن کی خاطر تو اپنے خالق۔ اپنے مالک اور اپنے رازق کو بھول چکا ہے اور جن کی طرف تو دُنیا میں ہر وقت دوڑ دوڑ کر جاتا ہے۔ قیامت کے دن کے عذاب کے ڈر کے مارے ہاں دوزخ کی جھلس دینے والی۔ بلکہ بالکل بھسم کر دینے والی آگ کے شعلوں کے خوف سے ان سب کو ہاں اپنے بھائی۔ اپنی ماں اپنے باپ۔ اپنی بیوی۔ اور اپنے بیٹوں غرض سب کو چھوڑ کر بھاگتا پھرے گا۔ وُہ تجھے اپنی مدد کے لئے پکاریں گے۔ مگر تو نفسی نفسی کہتا ہوا ان سے دور دور بھاگیگا۔ اسی طرح تیرے یہ عزیز۔ اور قریبی رشتہ دار بلکہ تیرے نور چشم اور جگر کے ٹکڑے۔ جن کی خاطر تو خدا کو اپنی خاطر میں نہیں لایا کرتا۔ تجھ سے دُور دُور بھاگینگے اور تو اگر انہیں اپنی مدد کے لئے بلائے گا تو وُہ بھی نفسی نفسی کہتے ہوئے تجھے چھوڑ کر فَفِرُّوْا ہوں گے۔ اور تو ابدی افسوس و حسرت اور سرمدی عذاب میں پڑا رہے گا کوئی تیری بابت تک نہ پوچھے گا:۔

غرض اس ہولناک دن میں نہ وُہ تیری مدد کریں گے۔ اور نہ تو ان کی مدد کریگا نہ وُہ تیرے پاس پھٹکیں گے۔ اور نہ تو ان کے قریب جائے گا۔ اس لئے اے عاقبت نا اندیش انسان ابھی سے ہوشیار ہو جا۔ اور عاقبت اندیشی اختیار کر۔ اور ابھی سے خدا کی طرف راغب ہو اور اپنے حقیقی مالک کی طرف متوجہ ہو ہاں اپنے خالق مالک اور رازق کی طرف مائل ہو۔ اور اس فنا ہو جانے والے عالم میں اس سے مراسم غلامانہ ہاں آداب بندگی اور تعلقات مخلصانہ قائم کر تا کہ اس باقی رہنے والے عالم میں یہ تعلقات تیرے کام آئیں۔ اور تو ہمیشہ کے آرام۔ ابدی خوشی۔ اور نہ ختم ہونے والی آسائش کو حاصل کر سکے۔ اور اس دن تیرا آقا علٰے رؤس الاشہاد تجھے مخاطب کر کے فرمائے۔

يَآيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ٥
اے نفس مطمئنہ

ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
لوٹ آ اپنے رب کی طرف تو خدا سے خوش

مَّرْضِيَّةً ٥ فَادْخُلِيْ فِيْ
خدا تجھ سے خوش پس داخل ہو جا میرے

عِبَادِيْ ٥ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ٥
بندوں میں۔ اور داخل ہو جا میری جنت میں

افریقہ کی ایک مرحومہ بہن کے زیورات

۶۸۳ روپیہ کے چندہ تحریک جدید میں

اللہ تعالےٰ کے فرشتے مالی تحریک جدید کو کامیاب بنانے کے لئے مومنین کے دلوں میں القاء کر رہے ہیں۔ تا خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے مومنین اپنے اموال خرچ کر کے اس کے فضل کو جذب کر سکیں۔ چنانچہ جہاں دوسرے سال کے وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہاں بعض احباب اپنے مرحوم اقرباء کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید میں رقوم ادا کر کے ان کو ثواب پہونچا رہے ہیں:۔

چنانچہ دارالسلام مشرقی افریقہ سے ایک مخلص دوست ایم۔ ایچ جیوالی نے اپنی اہلیہ صاحبہ کے جو گزشتہ ایام میں ان کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئیں۔ (خدا تعالےٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے) تمام زیورات سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہُوئے لکھا:۔

کچھ عرصہ قبل حضور کی خدمت اقدس میں مَیں نے اپنی بیوی کی وفات کی خبر دیتے ہُوئے مرحومہ کی نماز جنازہ کے لئے عرض کیا تھا۔ کیونکہ وفات ایسی جگہ ہُوئی تھی جہاں سوائے میرے اور کوئی احمدی نہ تھا۔ وفات سے چند گھنٹہ قبل مرحومہ کی زبان بند ہو گئی تھی۔ اس لئے وہ اپنی مملوکہ اشیاء کے متعلق کچھ وصیت نہ کر سکیں۔ میں یہ مناسب خیال کرتا ہوں۔ کہ مرحومہ کے زیورات مرحومہ کی طرف سے ہی بسلسلہ تحریک جدید دے دوں۔ گو میرا یہ ارادہ اسی دن سے تھا۔ جبکہ مجھے وُہ داغ مفارقت دے گئیں لیکن آج بعد مشورہ عزیز و اقرباء مرحومہ کے زیورات ارسال خدمت ہیں۔ حضور قبول فرما کر از راہِ شفقت و عنایت شکریہ کا موقعہ دیں۔ اور مرحومہ کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جنتِ فردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہمیں ہر قسم کے ابتلاؤں سے محفوظ رکھے۔ خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ لو بالی مشکلات سے نجات عطا کرے۔ زیورات جو صاحب موصوف نے ارسال کئے ہیں۔ اور جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے فنڈ میں داخل فرمادیا ہے۔ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) بانکاں نقرئی ایک جوڑا۔ (۲) پازیب نقرئی۔ (۳) پٹڑیاں نقرئی (۴) گُندے طلائی۔ (۵) نتھ طلائی معہ چٹکی۔ (۶) سونا ۲۔ تولہ ½ ۷ ماشہ (۷) چوڑیاں طلائی دو عدد (۸) کڑے طلائی ایک جوڑی (۹) مانگ داونی معہ ٹکا طلائی ایک عدد چاندی کا وزن ½ ۹۸۔ تولہ۔ اور طلائی زیورات کے خالص سونے کا وزن ۳ ماشہ۔ ۱۸۔ تولہ ہے۔ اور ان کی قیمت مبلغ ۶۸۳ روپے وصول ہُوئے جو چندہ تحریک جدید میں داخل کر دیئے گئے ہیں۔ احباب مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان:۔

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ اڑلیسہ میں تقرر امیر

صوبہ اڑلیسہ کے احمدی دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ نے حسب ریزولیوشن ۴۳۸ مورخہ ۲۴ ستمبر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ اڑلیسہ کا قیام منظور کرتے ہُوئے اس کا صدر مقام کٹک منظور کیا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی عبد الستار صاحب کیرنگی کو اس پراونشل انجمن کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ باقی عہدہ داروں کی اطلاع بعد میں شائع ہو گی۔

ناظر اعلےٰ۔ قادیان

یوم التبلیغ اور ہر احمدی کا فرض

جیسا کہ احباب کو پہلے اعلان کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ امسال یوم التبلیغ یکم نومبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہوگا۔ کہ سارا دن غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے صرف کریں۔ اور اس طرح فریضہ تبلیغ کا پوری طرح سے حق ادا کریں۔ جہاں ہو سکے۔ جلسہ کیا جائے۔ ورنہ انفرادی طور پر تبلیغ کی جائے۔ نیز ٹریکٹوں۔ اشتہارات۔ کتب وغیرہ کی اشاعت سے بھی تبلیغ کی جاسکتی ہے:۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

ذکر و فکر

تحریک جدید کا پہلا مطالبہ

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

جب تحریک جدید کے مطالبات میرے سامنے آئے۔ تو پہلے مطالبہ یعنی سب سے ادنیٰ اور نہایت معمولی مطالبہ کو پڑھکر میں دل میں ہنسا اور خیال کیا۔ کہ شکر ہے۔ انیس ۱۹ مطالبات میں سے یہ ایک تو میں بھی پورا کر دوں گا اور اسی بِرتے پر میں نے اپنے گھر میں ذکر کیا۔ کہ آج سے ہم بھی تحریک جدید کے ممبر ہیں میری بیوی جو میری کمزوریوں سے واقف تھی۔ کہنے لگی۔ اچھا ہم بھی دیکھیں گے۔ میں نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ تمہیں خبر بھی ہے۔ کہ وہ مطالبہ کیا ہے۔ دسترخوان پر صرف ایک سالن ایک وقت کھانا اور بس بھلا یہ کیا مشکل بات ہے۔ اگر دو تین سالن پکا کریں۔ تو تم میرے آگے فقط ایک سالن رکھدیا کرنا۔ اور کبھی بھول جاؤں۔ تو یاد دلا دیا کرنا۔ ابھی تو تین سال کی شرط ہے گو چاہے ساری عمر ایسا کرنا پڑے۔ پھر بھی اس میں کوئی مشکل نہیں۔ بس تو کیا ہمارے سب بچوں بلکہ سید احمد تک کو جو ۲ سال کا ہے۔ اس پہلے مطالبہ میں داخل ہو جانا چاہیئے۔ یہ تو لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا ہے۔ کیا تم نے غور نہیں کیا۔ کہ صرف ایک سالن کھانا ہے اور کسی چیز کی ممانعت نہیں ہے۔ چٹنی کھاؤ۔ اچار کھاؤ۔ مربہ کھاؤ۔ میوہ کھاؤ۔ ہر قسم کا میٹھا کھاؤ۔ نہ آئس کریم کی روک ہے نہ لیمونیڈ اور برف کی۔ نہ کسی ایسے کھانے کی۔ جو کسی دوست کے گھر سے آئے۔ نہ بچے ہوئے باسی کھانے کی۔ اور دعوتوں میں تو موج ہے کوئی بندش ہی نہیں۔ بیگم صاحب! تم کو معلوم نہیں یہ تو مفت کرم داشتن والا معاملہ ہے۔ اگر برف بوتل پانی اور سارے اعلیٰ اور لذیذ کھانے مہنگے میوے۔ مثلاً پلاؤ زردہ۔ کباب۔ مرغ۔ انڈا مچھلی یا انگور۔ سردہ۔ آم اور سیب یا بازاری سودا سلف چٹخے میٹھے بند کر دیئے جاتے تو اس امتحان کا کچھ مزا آتا۔ مگر جو خطبہ میں نے آج پڑھا ہے۔ یہ تو وہی لہو لگا کر شہیدوں میں ملنے والی بات ہے۔ بس آج سے۔ آج ہی شام سے ہمارا اس پر عمل شروع ہو جائیگا۔ انشاء اللہ دیکھنا بھول نہ جانا۔

پہلی شکست

میری بیوی میرا لیکچر سنکر مسکرائی اور کہنے لگی۔ اچھا۔ مگر میں بتائے دیتی ہوں۔ کہ تم تو ابھی سے فیل ہو۔ تین سال چھوڑ ۳ مہینے بھی چلکر دکھا دو۔ تو میں تمہاری قائل ہو جاؤنگی۔ تم رہے سدا کے بیمار، کھٹیا کے سوار، طبیعت کے نازک۔ اس کھانے میں مزا نہیں آتا۔ اس سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ اس سے قبض ہوتا ہے۔ اس سے نزلہ ہو جاتا ہے۔ اس سے دانتوں میں چیک پڑنے لگتی ہے۔ اس سے جگر بوجھل ہو جاتا ہے۔ اس سے چھاتی جلنے لگتی ہے۔ تم بھلا ایک کھانا کھاؤ گے! ذرا منہ دھو رکھو! وہ اور ہی لوگ ہیں۔ جو یہ کام کریں گے۔ تم سے نہیں ہو سکیگا۔

مجھے یہ باتیں سنکر غصہ تو آیا۔ مگر میں نے انکے اندر اپنی اصلی حقیقت بھی دیکھ لی۔ اور اس معاملہ میں اپنی پہلی شکست کو با دل ناخواستہ تسلیم کر لیا۔ اور کہا۔ کہ بیگم صاحبہ تم کو اس سے کیا غرض۔ کہ میں عمل کر سکونگا یا نہیں۔ انشاء اللہ میں ضرور عمل کرونگا۔ البتہ تمہارا یہ کہنا ٹھیک ہے۔ کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں۔ اور بہت سے کھانے مجھے ناموافق ہیں۔ نہ گوشت کھا سکتا ہوں۔ نہ میٹھا موافق ہے۔ نہ ترش اشیاء نہ چاول نہ دودھ نہ دالیں۔ نہ خمیری روٹی۔ نہ پھل نہ برف نہ باریک آٹا نہ زیادہ گھی۔ اس لئے تھوڑی سی یہ کھا لیتا ہوں تھوڑی سی وہ۔ دو لقمے اس کے تین اس کے غرض اس طرح معجونِ مرکب بنا کر کچھ گزارہ کرتا ہوں۔ اچھا جس دن طبیعت اچھی نہیں ہوگی اس دن عمل نہیں کرونگا مجبور ہوں۔ مگر جس دن درست ہوگی۔ اس دن ایک اور صرف ایک ہی چیز کھاؤنگا۔

میری بیوی اپنے کسی کام کے لئے دوسرے کمرہ میں چلی گئی۔ اور میں نے اپنی پہلی شکست کا بغیر تجربہ کے ہی اقرار کر لیا۔ اور پھر کیسی شکست کہ ابھی عمل شروع نہیں ہوا۔ کہ شرط اول پہلے ہی قائم ہو گئی۔ اور قانون سے پہلے ہی استثنا کی دفعات مقرر ہونی شروع ہو گئیں۔ میں اپنی کمزوری پر مغموم ہو گیا۔ میری ساری شیخی کرکری ہو گئی۔ اور مجھے پہلی دفعہ محسوس ہوا۔ کہ بات ایسی آسان نہیں جیسی میں سمجھا تھا۔

دوسری شکست

گھر میں صرف ایک ہی ہانڈی تو نہ پکتی تھی جو اس پر عمل اتنا آسان ہوتا۔ کوئی بیمار ہوتا تو اس کے لئے بے مرچ سالن ہوتا۔ کسی بچہ کے لئے کھچڑی کسی کے لئے ساگو دانہ۔ نوکروں کے لئے یا کفایت کے لئے سادہ دال یا سادہ ترکاری۔ غرض دو تین کھانے ہر روز دسترخوان پر نظر آ ہی جاتے تھے۔ میں ایک سالن تو کھاتا تھا۔ مگر دل بھٹکتا رہتا تھا۔ کبھی جی چاہتا۔ کہ اس رکابی میں سے لقمہ لے لوں۔ کبھی یہ جی چاہتا کہ دوسری میں سے کچھ چکھ لوں۔ اور ہر ایسے خیال پر ایک سخت شرمندگی کا احساس پیدا ہوتا۔ کہ اے نفسِ دنی یہ تیرا عہد۔ یہ تیرا تجربہ۔ یہ تیری عمر۔ یہ تیری عقل یہ تیرا علم۔ یہ تیری خودداری۔ اور تو اس ذلیل کھانے کے ایک ایک لقمہ پر جو بیماروں اور نوکروں کے لئے پکتا ہے اس بری طرح مائل ہوتا ہے۔ بھلا بتا تو سہی کہ تجھ میں اور ایک بچہ میں کیا فرق ہے؟ غرض میرے دل نے تسلیم کر لیا۔ کہ یہ مطالبہ یونہی نہیں رکھا گیا۔ بلکہ انسان کی حرص کو کچلنے کا ایک عمدہ ہتھیار ہے

تیسری شکست

جب کھانا پہلی دسترخوان پر آتا۔ تو ایک سے زیادہ چیزیں آنی لازمی تھیں۔ اس وقت میں سب سے پہلے تمام چیزوں پر نظر دوڑاتا۔ اور یہ خیال کرتا۔ کہ چونکہ پیٹ ایک ہی چیز سے بھرنا ہے۔ اس لئے ایسی چیز اپنے آگے کھینچوں۔ جو دسترخوان پر سب سے عمدہ اور لذیذ ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اگرچہ ایک ہی سالن کھاتا تھا۔ مگر ہمیشہ وہی کھاتا جو سب سے اعلیٰ ہوتا۔ آخر ایک دن یہ پردہ بھی میری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ گیا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میری بیوی دال پر قانع ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے بچے ادنیٰ سالن بھی کھا لیتے ہیں۔ مگر میں۔ ہاں میں جو تحریک جدید کے پہلے مطالبہ کا سب سے بڑا عامل تھا۔ ایسا خوش خور اور چٹورا نکلا۔ کہ ہمیشہ عمدہ کھانا ہی کھاتا تھا اور سب سے اچھا سالن ہی پسند کرتا تھا۔ اگر کباب اور شلغم دسترخوان پر ہوتے۔ تو میں ایک سالن کے بہانہ سے صرف کباب ہی اڑاتا تھا۔ اور اگر مرغ اور دال سامنے آتے تھے۔ تو میرے دندانِ آز صرف مرغ پر ہی تیز ہوتے تھے۔ اور اگر تلی ہوئی مچھلی اور سادہ شوربا پیش ہوتا تھا۔ تو میں اپنی ساری روٹی مچھلی کے ساتھ ہی لگا لگا کر کھایا کرتا تھا۔ خواہ گھر کے دوسرے لوگ کسی طرح گزارہ کریں۔ اس وقت میں تحریک جدید کے ایک معمولی سے حصہ کا ممبر ہو کر بالکل حریص۔ ناحق شناس۔ اور بے انصاف نظر آنے لگا۔ اور میرے نفس نے اپنی تیسری شکست کو تسلیم کیا۔ اور میری آنکھوں کے سامنے اپنے نفس کے فرضی اعلیٰ اخلاق ایک دھوکے کی ٹٹی کی طرح نظر آنے لگے اور میرا اندرونہ میرے پر ظاہر ہو گیا۔ میں بالکل برہنہ ہو گیا۔ اور میں نے توبہ اور استغفار کا کپڑا اپنے اوپر لپیٹتے ہوئے تحریک جدید کے موجد پر درود بھیجا۔

چوتھی شکست

میری خیر خواہ بیوی کو اس وقت تک بڑی تسلی تھی۔ جب میں کھانوں میں سے صرف اعلیٰ کھانا کھا لیا کرتا تھا۔ مگر اس کے بعد اس نے خیال کیا۔ کہ کبھی ادنیٰ اور کبھی اعلیٰ کھانا۔ یہ بھی ایک جھگڑا ہی ہے۔ چلو گھر میں سارا کھانا ہی اعلیٰ ہی پکا کرے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مثلاً پہلے ہمارے ہاں اگر کسی دن آدھ سیر قیمہ کے شامی کباب پکتے تھے۔ اور ان کے ساتھ تین پاؤ دال پکا کرتی تھی۔ تو اب ڈیڑھ سیر کے ہی شامی کباب پکنے لگے۔ یا کسی دن اگر مرغ کا چوزہ پکتا تھا۔ تو ساتھ آلو گوشت پکا لیا جاتا تھا۔ اب یہ ہوا۔ کہ دو دو مرغ پکنے لگے۔ تاکہ دوسرے کھانے کا جھگڑا ہی جاتا رہے۔ اور بڑوں اور بچوں کے دل نہ بھٹکتے رہیں۔ یہ انتظام چند دن ہی چلا ہوگا کہ پتہ لگا۔ کہ باورچیخانہ کا خرچ دوگنا ہو گیا ہے۔ اور تحریک جدید کا وہ مطالبہ جس کا مقصدِ اصلی یہ تھا۔ کہ خرچ گھٹا کر روپیہ بچایا جائے تاکہ وہ خدمتِ دین کے کام آئے۔ اس کے غلط استعمال سے معاملہ ہی دگرگوں ہو گیا۔ اور ہم بجائے ادنیٰ کھانوں کے اعلیٰ کھانے اور بجائے پیٹ خالی

چھوڑ کر کھانے کے پیٹ بھر کر کھانا کھانے لگ گئے۔ کیونکہ لذیذ چیز زیادہ کھائی جاتی ہے۔ اور جس دین کے لئے اپنا پیٹ کاٹنے کا حکم تھا۔ وہی دین بھوکا رہنے لگ گیا۔

مجھے ایک دن اس انتظام پر اتنی شرم آئی۔ کہ جی چاہتا تھا۔ کہ پھر اس دسترخوان پر کبھی بیٹھوں۔ اور میں نے اپنی چوتھی شکست کو اپنے چہرہ پر اپنی رکابی کے آئینہ میں دیکھا۔ لقمہ میرے حلق میں پھنسنے لگا۔ اور میں انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوا کھانا چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

پانچویں شکست

کچھ کھانا ہر گھر میں کبھی نہ کبھی ضرور بچ کر باسی کھانا کہلاتا ہے۔ اسی طرح انسان کی تجاویز کبھی کبھی کسی چیز سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے حیلہ اور بہانہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہیں۔ اب میں نے دیکھا کہ یہ دونوں باتیں میرے گھر میں اکثر روزانہ جمع ہونے لگیں۔ یعنے باسی کھانا اور بہانہ سازی۔ میں پہلے کبھی باسی کھانا استعمال نہیں کرتا تھا۔ تحریک جدید آئی۔ تو نفس نے بھی اس کے مقابل ایک حیلہ اپنے اندر سے نکالا۔ اور کامیاب ہوگیا۔ جب کبھی ہمارے ہاں دو چیزیں پکتیں۔ اور چونکہ کھانی ایک ہی ہوتی تھی۔ اس لئے دوسری چیز باحتیاط تمام اٹھا کر رکھ دی جاتی تھی۔ تاکہ شام کو وہ باسی کہلائے۔ اور پھر شام کے تازہ کھانے کے ساتھ وہ باسی کھانا بھی کھایا جا سکے۔ اور اس بہانہ سے دو دو سالنوں کا مزہ اجازت کے پردہ میں حاصل کر لیا جائے۔

ایک دن میں نے اس معاملہ پر ریویو کیا تو میری بیوی نے اقرار کیا۔ کہ پہلے ہم باسی کھانا سب تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ اب بعض دفعہ تمہیں کوئی چیز پسند ہوتی ہے۔ اس لئے اس اجازت سے فائدہ اٹھا کر اسے تمہارے لئے رکھ دیا کرتے ہیں۔ کہ یوں کہا لوگے پہلے ہمارے ہاں کوئی باسی کھانا مہینوں میں ایک دفعہ نظر آتا تھا۔ اب بے شک قریباً ہر روز بچ جاتا ہے۔ میں نے کہا نہیں یوں کہو کہ بچایا جاتا ہے۔ اور تحریک جدید کے مطالبہ کی جڑ کاٹی جاتی ہے۔ میری ندامت کی انتہا نہ رہی۔ کہ اللہ اب یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ اس زبان کے چٹخاروں کے لئے میرے جیسا آدمی بھی کتاب الحیل کے ذلیل کن اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا ہے۔

چھٹی شکست

تحریک جدید نے اجازت دی تھی کہ جو لوگ مٹھاس کے عادی ہیں۔ وہ ایک میٹھی چیز کھانے کے بعد کھا سکتے ہیں۔ مجھے یا میرے اہل خانہ کو کبھی مٹھاس سے رغبت ہی نہیں ہوئی۔ شائد مہینہ بھر میں ایک دفعہ کوئی میٹھی چیز پکتی ہو۔ تحریک جدید کے گھر میں قدم رکھتے ہی روزانہ دونوں وقت المومن حلوٰئی و یحب الحلویٰ کا وظیفہ پڑھا جانے لگا۔ اور عادی لوگوں کی اجازت کی آڑ میں زبان کے مزے بڑھ بڑھ کر فیرنی۔ میٹھے چاول۔ طرح طرح کے حلوے اور مٹھائیاں کھانے کا رنگ دکھانے لگے کچھ دن اس اجازت پر عمل کرنے کے بعد میرے ضمیر نے ایک دن مجھے یہ ملامت نامہ بھیجا "السلام علیکم۔ میرے مکرم آپ مطالبہ ۲ کو پھر ذرا غور سے پڑھیئے۔ اور اس کے الفاظ پر غور کیجئے۔ جب سے آپ اس تحریک کے ممبر بنے ہیں۔ آپ نے کبھی یہ غور نہیں کیا۔ کہ صرف اس مٹھاس پر ہی اب دس روپیہ ماہوار زیادہ خرچ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اور شائد اعتقاداً آپ نے اب اس کو وضو اور نماز کی طرح اپنے روزانہ فرائض میں داخل کر لیا ہے۔ یہ صورت حال تشویشناک ہے۔ بہتر ہوگا کہ آپ توبہ کریں۔ اور مٹھاس کے متعلق اسی حالت کی طرف رجوع کریں۔ جس پر آپ مدت العمر سے قائم تھے"۔ والسلام

ساتویں شکست

اب اپنی ساتویں ندامت کا ذکر کرتا ہوں وہ یہ کہ گھر میں تو ایک کھانا کھا لیا جاتا۔ مگر دعوت میں کئی کھانے کھانے میں آتے تھے۔ اور اجازت بھی تھی۔ اس لئے دعوتوں میں جانا۔ اور ان کو شوق کے ساتھ قبول کرنا اور یہ چاہنا کہ ایک ہفتہ سے کوئی دعوت نہیں ہوئی۔ اب کہیں نہ کہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ خواہش رکھنا کہ کوئی دعوت کرے۔ یہ ذلیل خیالات پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ اور دعوت میں جا کر وہ حال ہونا شروع ہو گیا۔ جو غریب اور بھوکے حریصوں کا ایسی جگہ ہوا کرتا ہے حالانکہ ساری عمر سے طبیعت میں سیری تھی۔ اور ایسی تقریبوں پر جو کھانا سامنے آجاتا تھا وہی کھا لیا کرتا تھا۔ اگر آلو کا سالن سامنے ہے۔ تو وہی کھا لیا۔ یہ نہ کہا۔ کہ مرغ کا سالن جو دسترخوان پہ دور پڑا ہے۔ اسے کسی سے خود کہکر اپنے آگے منگایا ہو۔ یا فیرنی کی پرچ ہو۔ تو خلاف ساری عمر کی عادت کے ایک کی جگہ دو کھاؤں ہوں۔ یا دسترخوان پر چاروں طرف جستجو کی نظر دوڑاتے رہے ہوں۔ مگر یہ باتیں الٹ ہو گئیں۔ اور میں پورا پورا ندیدہ بن گیا۔ ایسا کہ اگر میرے میزبان بھی میرے دل کی اصلی کیفیت معلوم کر لیتے تو مجھے ہاتھ پکڑ کر ان دعوتوں کی مجلسوں سے باہر نکال دیتے۔ اس حالت پر میرے نفس نے تین چار دفعہ صبر کیا۔ آخر نہ رہ سکا۔ اور ایسی نصیحت کی کہ مجھ پر گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اس نے ایک شیشہ میرے سامنے پیش کیا۔ جس میں جب میں نے اپنا مونہہ دیکھنا چاہا۔ تو بجائے انسانی عکس کے ایک بیل کا عکس نظر آیا۔ جو آنکھیں بند کرکے اندھا دھند اپنا مونہہ اپنی خوراک پہ آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں اس طرح مار رہا تھا۔ کہ باوجود جانور ہونے کے مجھے اس کی ان حرکتوں سے نفرت آنے لگی۔ اتنے میں میں نے دیکھا تو اس کی پیشانی پر کچھ لکھا ہوا تھا۔ اور غور سے پڑھنے پر معلوم ہوا کہ وہ میرا اپنا نام تھا۔ میرے پیر لڑکھڑانے لگے۔ اور قریب تھا۔ کہ میں ہاتھوں سے اپنا مونہہ چھپا لوں۔ کہ میرا نفس بولا۔ دیکھا اپنی حالت کو۔ کیا یہ تحریک جدید کا نتیجہ ہے۔؟ میں نے کہا ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ میرے اندھا دھند بغیر نیت اور ارادہ کے اس پر عمل کرنے کا نتیجہ ہے۔ میں نے صرف اس مطالبہ کے جسم کو دیکھا۔ مگر اس کی روح کو نہیں دیکھا۔ کاش اس کی روح کو بھی پہلے دن ہی دیکھ لیتا۔ تو اس وقت یہ ذلت نصیب نہ ہوتی۔ خدا کے لئے اس شیشہ کو میرے سامنے سے دور کر۔ میں توبہ کرتا ہوں اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ پھر ایسا نہ کروں گا۔ خدا تعالےٰ میرے پر رحم کرے۔

آٹھویں شکست

جب میرے گھر میں ہر روز اعلےٰ کھانا پکنے کا دستور موقوف ہوا۔ اور کبھی اچھا اور کبھی معمولی کھانا دسترخوان پر آنے لگا۔ تو پھر ایک نئی بات شروع ہوئی۔ یعنے جس دن معمولی کھانا ہوتا یا دال پکتی تو اپنے عزیزوں یا ہمسایوں کے ہاں آدمی بھیجا جاتا۔ کہ آپ کے ہاں کیا پکا ہے۔ اور اگر پسند خاطر اور مرغوب کھانا ہوتا۔ تو ایک پرچ میں کچھ منگوایا جاتا۔ اور نہ صرف وہ کھایا جاتا۔ بلکہ ساتھ ہی اپنے گھر والا سالن بھی۔ یعنے دو دو کھانے ایک معمولی اور ایک اچھا اور اخبار الفضل میں سے یہ الفاظ نکال کر اور پکار کر پڑھے جاتے۔ کہ تحفہ کے طور پر جو کھانا آئے وہ جائز ہے۔ یہ اس لئے تاکہ کسی کے دل میں مجھ پر اعتراض پیدا نہ ہو۔ حالانکہ اعتراض کا اس طرح رفع کرنا خود دلیل اس امر کے ناجائز ہونے پر تھی۔ مثلاً یہ قورمہ تحفہ ہے جو ہمارے بھائی صاحب نے بھیجا ہے۔ اور یہ ماش کی دال ہمارے ہاں تیار ہوئی ہے دیکھو خدا نے آج دو کھانے کھلائے ہیں۔ اور مزیدار۔ ایک دن میں ایسے ہی مزیدار کھانے کے ساتھ مزیدار تقریر کر رہا تھا۔ کہ میری بیوی نے کہا کہ تحفہ تو وہ ہوتا ہے۔ جو کوئی خود بھیجے نہ کہ جو مانگا جائے۔ اور فقیروں کی طرح سوال کر کے حاصل کیا جائے۔" اس کا یہ کہنا تھا کہ میری فطرت کے اندر سے جو سوال کرنے اور مانگنے سے سخت کراہت اور نفرت رکھتی ہے۔ ایک جوش اٹھا۔ اور یوں معلوم ہوا کہ کسی نے میرے مونہہ پر ایک تھپڑ مار کہا کہ ساری عمر خدا سے سوال کرنے کے بعد اب جبکہ تو گور کنارے بیٹھا ہے۔ اور اس کے احسانوں کے نیچے تیرا بال بال دبا ہوا ہے۔ تو نے گداگروں کی طرح لوگوں سے مانگ مانگ کر کھانا شروع کیا ہے۔ کیا تیری فطرت اب اتنی مسخ ہو گئی ہے۔ کہ تجھے بھیک مانگتے بھی شرم نہیں آتی۔ اگر تو ایک معمولی کھانے پر صبر نہیں کر سکتا تھا۔ تو تجھے کس نے کہا تھا۔ کہ ضرور تو تحریک جدید کے اس مطالبہ میں شرکت کر۔ اور کس نے تجھ پر جبر کیا تھا۔ کہ خواہ مخواہ شامل ہو کر تو اس تحریک کو بھی بدنام کر۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی بددل بنا۔ اور آپ بھی شرمندہ ہو۔ اے بے حیا انسان کیا تو سلسلہ کی بدنامی کے لئے پیدا ہوا ہے یا اسکو نیکنام کرنے اور لوگوں کو اچھا نمونہ دکھانے کے لئے؟

میں اسی وقت دسترخوان پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور جی میں آیا کہ اب میری سزا یہ ہے کہ یا تو سال بھر روزے رکھتا رہوں یا سارے مزے دار کھانے اپنے نفس پر تین سال کے لئے حرام کرلوں۔ میرے اندر ایک اخلاقی موت کا احساس پیدا ہوا۔ اور میں نے دل کے جوش سے دعا کی کہ اے اللہ اگر میرا مرنا میرے جینے کی نسبت زیادہ مفید ہے۔ تو مجھے ابھی اس دنیا سے اٹھالے اور اگر میری اصلاح ہونی ناممکن ہے تو تو ہی اپنا فضل کر۔ ادھر میں یہ کہہ رہا تھا کہ ادھر مجھے ایک نہایت ہی دلکش آواز آئی۔ حی علی الفلاح۔ ان الفاظ سے موذن تو لوگوں کو ظہر کی نماز کے لئے پکار رہا تھا۔ مگر اس آواز کا خالق مجھے اس کے پردہ میں خود اپنے پاس تسلی دینے کے لئے بلا رہا تھا۔ میں نے فوراً لبیک اللھم لبیک کہا اور ایک نئی محبت سے چھلکتے ہوئے دل اور نئی امیدوں سے لچکتے ہوئے قدموں کے ساتھ مسجد کا رخ کیا۔

نویں شکست

دن ہفتے مہینے گذرتے چلے گئے اور تحریک جدید کا یہ مطالبہ عجب عجب رنگ ہم کو دکھاتا رہا اور رفتہ رفتہ ہمارے دسترخوان پر نہایت آہستہ آہستہ ایک اور تغیر پیدا ہونا شروع ہوا۔ سالن وہی ایک تھا۔ مگر اس کے ساتھ وہی آنے لگا پھر چٹنی پھر اچار پھر مربہ۔ پھر سیخوں کے بازاری کباب غرض ہوتے ہوتے میں نے ایک دن دیکھا کہ میرے سامنے روٹی کے سوا یہ چیزیں پڑی تھیں۔ ایک پرچ میں پودینہ کی چٹنی ایک میں آم کی چٹنی ایک میں آم کا اچار ایک میں لیموں کا اچار۔ ایک میں آم کا مربہ ایک میں ناشپاتی اور سیب کا مربہ۔ ایک پلیٹ میں میٹھے چاول۔ اور ایک سینی میں قلمی آم آڑو اور خربوزے۔ ساتھ ہی دہی اور مولی کی پھانکیں اور ایک پرچ میں پیاز اور سرکہ۔ جب سالن پر نظر ڈالی تو اس میں مرغ کی بوٹیوں کے ساتھ ایک ثابت انڈا اور کچھ مٹر ٹماٹر اور آلو بطور ترکاری کے پڑے ہوئے تھے اور ساتھ ہی کچھ پکوان یعنی تلے ہوئے نمکین بیسن والے آلو اور بینگن اور کچھ میٹھے گلگلے تھے

میں کھانے بیٹھ گیا۔ کچھ یونہی خیال جو آیا تو میں نے گھر میں پوچھا کہ آج بہت ساری چیزیں پکائی ہیں۔ کہنے لگیں سالن تو ایک ہی ہے انڈا مٹر اور آلو سب اسی کے ساتھ بطور ترکاری اسی دیگچی میں پکائے ہیں۔ باقی یہی چٹنی۔ اچار۔ اور مربہ ہے۔ اور کچھ پھل ہے۔ البتہ پکوان برسات کی پہلی بارش کے شکریہ میں تلا تھا۔ سو وہ کوئی سالن تھوڑا ہی ہے۔ میں نے یہ بات سن کر اور جواز کا فتویٰ حاصل کرکے کھانا شروع کر دیا۔ لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ میرا ہاتھ منہ تک نہ پہنچ سکا۔ راستہ میں ہی شل ہو گیا۔ اب میں وہ لقمہ اٹھائے ہوئے ہوں اور منہ اسے لینے کو تیار ہے کہ بجلی کی طرح ایک سیکنڈ میں یہ عبارت میرے ذہن میں سے گذر گئی۔

Obeying the Word and defying the Spirit

اور ایک توپ کی آواز کی گرج کی طرح یہ آیت میرے کانوں کے پردوں کو پھاڑتی ہوئی میرے دل میں اتر گئی۔ کہ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم۔ میرے ہاتھ سے نوالہ گر پڑا اور میں جلدی میں کسی کام کا بہانہ کرکے تیر کی طرح گھر سے نکل گیا۔

× × × × × × × × ×

· × × × × × × ×

· · · · · · · ·

دسویں شکست

پورا ایک سال تحریک جدید کو گذر گیا میں نے اتفاقاً اپنے حساب کی کاپی نکالی کچھ خیال جو آیا تو چندہ اور حصہ آمد کا حساب کرنے بیٹھ گیا۔ پھر کسی وجہ سے ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۵ء کی رقوم جمع کرکے مقابلہ کیا۔ تحریک جدید پر عمل دراصل ۱۹۳۵ء کی ابتدا سے شروع ہوا تھا۔ دونوں سالوں کے چندوں وغیرہ کا حساب کرکے اس نتیجہ پر پہنچا کہ ۱۹۳۵ء میں جب کہ میں اپنے تئیں تحریک کا عامل سمجھتا تھا۔ میں نے ۱۹۳۴ء کی نسبت کوئی معقول رقم دین کی خدمت کے لئے زیادہ نہیں دی۔ گویا ایک سال کی محنت اور دسترخوان کے اس غل غپاڑے کے باوجود میرا نتیجہ یک سالہ امتحان کا صفر رہا اور میں فیل

ہوگیا۔ بے شک میں نے گھر میں بیوی سے لڑائیاں کیں۔ بے شک میں نے لوگوں کو تحریک جدید کے خصائل سے آگاہ کیا۔ بے شک میں نے بعض دفعہ اپنے نفس پر بھی سختیاں کیں۔ شاید کچھ رقم بھی بچائی مگر وہ کہیں اور خرچ کر لی افسوس کہ میں سب کچھ کرتا رہا مگر محاسبہ نہ کیا سو نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ پورے ایک سال کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ میں فیل ہوں اور بالکل فیل۔ میں ویسا ہی ہوں جیسا کہ تحریک سے پہلے تھا۔ میرا ۱۹۳۵ء کا پڑا اتنا ہی ہلکا ہے جتنا ۱۹۳۴ء کا۔ ایک رتی بھر فرق نہیں پڑا۔ افسوس میری عمر کا ایک سال ایک نہایت قیمتی سال ضائع ہوگیا اور میں غفلت میں ہی مارا گیا۔ کاش یہ محاسبہ جواب اتفاقاً میں نے کیا ہے ہر تین تین ماہ بعد اپنے خیال سے کرتا رہتا۔ میں نے اتنی شورش بھی برپا کی گھر کی حالت کو زیرو زبر کر دیا۔ ہر جگہ کھانے کے وقت اگر کوئی بات یا تقریر کی تو اسی مطالبہ نمبر ایک کی۔ مگر آج ۳۶۵ دن جھک مار کر نتیجہ نکلا تو یہ کہ میں ایک انچ اپنی جگہ سے آگے نہیں سرکا۔ اس احساس کا مجھے اتنا دکھ ہوا کہ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگیں۔ میں وہاں سے اٹھ کر سیدھا اپنے کمرہ میں چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا۔

· × · × · × · × · · × · ·

· · · · · · · · · · ·

× · · · × · · · × · · ·

کیا آدم کو جنت میں ہر پھل اور ہر میوہ جہاں سے وہ چاہتا تھا کھانے کی اجازت نہ تھی؟ اسے صرف ایک درخت کی بابت حکم تھا کہ نہ کھائے۔ مگر پھر بھی وہ نہ رہ سکا اور ابھی تیسرا دن نہ گذرنے پایا تھا۔ کہ اس نے وہ ممنوعہ پھل کھا لیا کیا تو اسی آدم کا بیٹا نہیں ہے پھر تو نے اپنی خاندانی کمزوری کا خیال کیوں نہیں رکھا۔ تجھے بھی سارے جہان کی چیزیں کھانے کی اجازت تھی سوائے اس کے کہ ایک وقت میں ایک کے سوا دوسرا سالن نہ کھا تو مگر افسوس کہ تو اس کو بھی نباہ نہ سکا۔ اور آدم نے تو توبہ کرکے اپنے قصور کی تلافی کر لی تھی مگر تو نے ٹھوکر پر ٹھوکر کھائی اور ایک سال گذر گیا پھر بھی تو نے ان ٹھوکروں کی کوئی تلافی نہیں کی۔ اور تیرا حساب اس سال بھی وہی نکلا جو گذشتہ سال تھا اگر تو اس سال کے آخر کوئی اعلیٰ نمونہ مالی خدمات کا دکھاتا تو تیری پچھلی ٹھوکریں بھی معاف ہو جاتیں۔ مگر اب کیا کیا جائے کہ ایک طرف سال بھر وہ نافرمانیاں اور حیلہ سازیاں کرتا رہا۔ اور اب سال کے بعد اپنے حساب کتاب میں بھی کورا نکلا۔ دیکھ یہ ٹھوکریں یہ ذلیل شکستیں ایک کھانے کے متعلق تجھے اس لئے ہوئیں کہ تو نے تزکیہ نفس اور درستیٔ اخلاق کئے بغیر ہی اپنے تئیں کامل سمجھ لیا تھا۔ حالانکہ نہ تیری حرص پر موت آئی تھی نہ صبر وقناعت کی تو نے اپنے نفس کو مشق کرائی تھی۔ نہ تو نے غور و فکر کرکے مطالبہ کی روح کو سمجھا تھا نہ تو نے اس میں کامیاب ہونے کی دعا کی تھی کیونکہ اصل اسے ہی تو نے اسے حقیر اور آسان سمجھا تھا۔"

میں نے کہا تو کون ہے۔ آواز آئی کہ تیرا نفس لوامہ میں نے کہا میں تو کمزور ہوں گیا اور لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے غیروں سے کیا غرض اور دوسرے لوگوں کی کیا خبر۔ میں تو تیرے ساتھ وابستہ ہوں۔ تو اپنی فکر کہ اگر سب فیل ہو جائیں تو تجھے کیا فائدہ اور اگر سب پاس ہو جائیں تو تجھے کیا نفع۔ تیرا حساب تیرے ساتھ ہے اور ان کا ان کے ساتھ۔ میں نے چیخ مار کر کہا اچھا یہ تو بتا۔ کیا کوئی ہے بھی جو اس امتحان میں پاس ہوا ہو؟ ایک دور دراز فاصلہ سے آتی ہوئی آواز نے جو وہ پہلی آواز نہ تھی یہ کہا۔

صرف محمود یا وہ جو اس کے رنگ میں رنگین ہیں۔

پسرور کا جلسہ

پسرور ضلع سیالکوٹ میں جلسہ بجائے ۲۲، ۲۳ کے ۱۷، ۱۸ اکتوبر کو منعقد ہوگا اردگرد کی جماعتوں کے احباب کثرت سے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

دوسری فہرست خریداران الفضل کی جنکو وی پی ہونگے

۲۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو وی ۔ پی ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء لغایت ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۶ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء کا پرچہ وی ۔ پی کیا جائے گا۔ جو دوست رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجنا چاہتے ہیں۔ یا کوئی معذوری رکھتے ہوں۔ ان کی طرف سے زیادہ سے زیادہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک دفتر میں اطلاع آجانی چاہیئے۔ اس کے بعد موصول ہونے والی اطلاعات کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔ اور وی ۔ پی واپس کرنے والوں کا پرچہ دفتری قواعد کے مطابق تا وصولی قیمت بند کر دیا جائے گا:۔

۱۰۴۶۶ - غلام جیلانی صاحب
۱۳۶ - میاں محمد شریف صاحب
۷۲۲۳ - نور محمد صاحب
۱۱۷۱۹ - ملک بشیر احمد صاحب
۸۹ - ڈاکٹر محمد منیر صاحب
۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
۱۰۷۶۴ - چوہدری علی محمد صاحب
۱۲۱۸۰ - نیاز احمد صاحب
۱۱۱۶۶ - قادر بخش صاحب
۱۰۳۷۷ - رحمت اللہ صاحب
۱۲۱۸۳ - ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۱۰۳۲۴ - شمس الدین صاحب
۱۱۹۳۸ - احمد حسن صاحب
۱۱۳۶۵ - منظور حسین صاحب
۹۴۶۰ - بشیر احمد صاحب
۱۱۷۰۳ - احمد خان صاحب
۶۲۲۱ - محمد عالم صاحب
۲۶۳۲ - وزیر علی صاحب
۱۰۳۷۶ - عبد القیوم صاحب
۱۰۲۶۵ - سردار احمد صاحب
۱۱۰۵۵ - غلام محمد صاحب
۱۱۵۶۵ - عبد الرحمن صاحب
۱۰۶۰۴ - نبی بخش صاحب
۱۱۸۸۷ - محمد عمر صاحب
۹۲۲۳ - فتح محمد صاحب
۹۲۸۷ - غلام احمد صاحب
۹۳۱۰ - شیخ احمد صاحب
۹۳۶۹ - نذیر احمد خانصاحب

۹۴۶۳ - چوہدری دوست محمد خانصاحب
۹۵۲۸ - ملک نبی محمد صاحب
۹۶۰۰ - محمد ابراہیم صاحب
۹۶۰۱ - شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۳۱ - محمد عبد اللہ صاحب
۹۶۳۲ - محمد یعقوب صاحب
۹۶۵۵ - فضل حق خان صاحب
۹۶۷۴ - محمد عبد اللہ صاحب
۹۷۲۲ - چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷۳۵ - شیخ فضل حق صاحب
۹۷۴۰ - غلام قادر صاحب
۹۸۰۷ - محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۵۹ - سلطان علی صاحب
۹۸۶۴ - ڈاکٹر غلام علی صاحب
۹۹۲۳ - سید محمد ہاشم صاحب
۹۹۳۲ - اللہ داد صاحب
۹۹۴۰ - غلام قادر صاحب
۹۹۴۴ - چوہدری خانصاحب
۹۹۵۴ - برکت علی صاحب
۹۹۵۶ - ایس ۔ ایم ۔ احمد صاحب
۹۹۷۸ - حکیم عبد الصمد صاحب
۹۹۸۴ - مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۱۲ - ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خانصاحب
۱۰۰۹۱ - شاہ شکیل احمد صاحب
۱۰۰۶۷ - ایس گلزار محمد صاحب
۱۰۰۹۷ - پیر محمد زمان شاہ صاحب
۱۰۱۱۱ - سید عنایت حسین شاہ صاحب
۱۰۱۲۵ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب

۱۰۱۴۵ - غلام قادر صاحب
۱۰۲۱۰ - سید مصطفےٰ حسین صاحب
۱۰۲۴۹ - ایم یعقوب خانصاحب
۱۰۲۶۵ - بابو سردار محمد صاحب
۱۰۲۹۸ - ابراہیم خانصاحب
۱۰۳۲۰ - عبد الواحد خانصاحب
۱۰۳۶۴ - حکیم شیخ محمد صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب
۱۰۳۸۶ - خان عبد المجید خانصاحب
۱۰۴۰۰ - فضل الٰہی صاحب
۱۰۴۱۲ - عبد المجید صاحب
۱۰۴۱۴ - پیر محمد شاہ صاحب
۱۰۴۳۲ - محمد بخش صاحب
۱۰۴۷۳ - عبد الرحیم صاحب
۱۰۴۷۷ - خدا بخش صاحب
۱۰۴۵۹ - محمد بخش صاحب
۱۰۴۶۲ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۴۶۳ - محمد ایوب صاحب
۱۰۵۲۹ - منشی نور الدین صاحب
۱۰۵۷۴ - مولوی محمد عرفان صاحب
۱۰۶۰۵ - چوہدری رحمت خانصاحب
۱۰۶۳۹ - ایس ۔ ایم حبیب صاحب
۱۰۶۴۴ - قاضی ظہور اللہ صاحب
۱۰۶۶۸ - علم الدین صاحب
۱۰۶۹۳ - خدا بخش صاحب
۱۰۷۳۲ - محمد شفیع صاحب
۱۰۷۵۹ - چوہدری نصر اللہ خانصاحب
۱۰۷۷۷ - مرزا محمد زمان صاحب
۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب
۱۰۷۸۵ - سید مہدی حسن صاحب

۱۰۸۰۴ - احمدیہ گرل سکول
۱۰۸۱۸ - چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۴۲ - الف دین صاحب
۱۰۸۵۴ - قاضی محمد عطاء اللہ صاحب
۱۰۸۶۷ - نوازش علی صاحب
۱۰۸۷۳ - سید ولی محمد صاحب
۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۰۰ - مولا بخش صاحب
۱۰۹۰۲ - حکیم مہربان علی صاحب
۱۰۷۴۸ - ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب
۱۰۹۱۴ - ماسٹر نواب الدین صاحب
۱۰۹۲۴ - خورشید محمد صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۴ - برکت علی صاحب
۱۰۹۸۰ - عبد المجید صاحب
۱۱۰۵۵ - چوہدری غلام محمد خانصاحب
۱۱۱۱۴ - خلیل الرحمن صاحب
۱۱۱۲۷ - محمد الطاف صاحب
۱۱۱۶۵ - محمد احمد صاحب
۱۱۱۶۶ - قادر بخش صاحب
۱۱۱۱۶ - اہلیہ سید عنایت شاہ صاحب
۱۱۲۲۴ - خواجہ شمس الدین صاحب
۱۱۲۴۳ - چوہدری سلطان علی صاحب
۱۱۲۵۹ - فتح الدین صاحب
۱۱۲۷۷ - بابو فیض احمد صاحب
۱۱۲۸۹ - محمد اعظم معین الدین صاحب
۱۱۳۲۱ - ملک فیض بخش صاحب
۱۱۳۳۰ - بابو عبد الکریم صاحب
۱۱۳۴۹ - ایم عطاء الرحمن صاحب
۱۱۳۵۸ - سعید احمد صاحب
۱۱۳۶۵ - منظور حسین صاحب
۱۱۳۳۶ - رحمت علی صاحب

۱۱۳۷۱ - سراج الدین صاحب
۱۱۳۸۰ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۳۸۲ - سردار محمد صاحب
۱۱۳۸۵ - حسن محمد خانصاحب
۱۱۳۹۵ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۴۰۵ - محمد یوسف صاحب
۱۱۴۱۹ - حکیم دین محمد صاحب
۱۱۵۰۸ - اہلیہ صاحبہ عبد الحی صاحب
۱۱۵۶۵ - منشی عبد الرحمن صاحب
۱۱۵۹۱ - محمد غیاث صاحب فاروقی
۱۱۶۱۴ - ارشاد احمد صاحب
۱۱۶۱۹ - منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۲۴ - عبد الحکیم صاحب
۱۱۶۲۶ - سراج الحق صاحب
۱۱۶۲۸ - سید ارتضےٰ علی صاحب
۱۱۶۳۴ - ملک عزیز احمد صاحب
۱۱۶۳۹ - ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل صاحب
۱۱۶۴۱ - میاں دلبر حسین صاحب
۱۱۶۴۲ - غلام رسول صاحب
۱۱۶۶۷ - حکیم کریم بخش صاحب
۱۱۶۹۶ - لبری احمدیہ مسجد
۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب
۱۱۷۰۳ - ملک احمد خانصاحب
۱۱۷۰۴ - اللہ دتہ صاحب
۱۱۷۰۶ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۱۷۱۸ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۷۵۷ - میاں محمد صاحب
۱۱۷۵۹ - غلام علی صاحب
۱۱۷۶۴ - شیخ عبد الحق صاحب
۱۱۷۶۵ - محمد شفیع صاحب
۱۱۷۶۹ - جونس لائبریری
۱۱۷۷۰ - ڈاکٹر سراج الحق صاحب

۱۱۷۷۱ - ماسٹر احمد خانصاحب
۱۱۷۷۲ - خدیجہ بیگم صاحب
۱۱۷۷۳ - اللہ دتا صاحب
۱۱۷۷۵ - علی قدر صاحب
۱۱۷۸۸ - سید ایوب شاہ صاحب
۱۱۸۰۵ - غلام رسول صاحب
۱۱۸۱۷ - غلام محمد صاحب
۱۱۸۱۸ - بشیر احمد صاحب
۱۱۸۲۹ - ماسٹر عبد العزیز صاحب
۱۱۸۶۱ - بشیر احمد صاحب
۱۱۸۹۲ - محکم دین صاحب
۱۱۹۱۷ - ای محمد صاحب
۱۱۹۳۵ - چوہدری برکت علی صاحب
۱۱۹۳۶ - محمد احمد صاحب
۱۲۰۱۱ - چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۲۰۱۲ - بشارت احمد صاحب
۱۲۰۱۳ - محمد شفیع صاحب
۱۲۰۳۰ - محمد یوسف صاحب
۱۲۰۴۲ - شیخ محمد سعید صاحب
۱۲۰۴۳ - چوہدری یوسف علی صاحب
۱۲۰۵۳ - علی محمد صاحب
۱۲۰۶۳ - صدیق احمد صاحب
۱۲۰۶۵ - محمد اسحاق صاحب
۱۲۰۶۶ - راجہ محمد یوسف صاحب
۱۲۰۶۷ - ایس ۔ این انصاری صاحب
۱۲۰۶۸ - عبد الرحمن صاحب
۱۲۰۶۹ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۰۷۱ - میراں بخش صاحب
۱۲۰۸۲ - محمد شریف صاحب
۱۲۰۸۵ - غلام محی الدین صاحب
۱۲۰۸۶ - فقیر احمد خان صاحب
۱۲۰۸۹ - میر عمر خطاب صاحب

دوکانوں کے خریداروں کو خوشخبری

اکثر احباب دریافت کرتے رہتے تھے۔ کہ دوکانوں کے لئے کوئی زمین قابل فروخت ہو تو ہمیں اطلاع دی جائے۔ اب صدر انجمن نے اڈہ خانہ اور ہوزری کی طرف جہاں کم و بیش ۵۰ فٹ کی سڑک کا بازار ہے اس سڑک پر قطعات ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۵۰ و ۵۱ مطابق نقشہ ننی چھلہ جو ملکیہ و مقبوضہ صدر انجمن ہیں۔ بصورت دوکانات کے $\frac{9}{36}$-۲۹ کو بروز منگل ۳ بجے دن منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن نیلام کریں گے۔ اور رقم نقد وصول کی جائے گی۔ بوقت نیلام جناب ناظر صاحب بیت المال و ناظم جائداد بھی موجود ہونگے۔ یہ جائداد بہت قیمتی اور بہت عمدہ موقع کی ہے خواہش منداصحاب ٹھیک وقت مقررہ پر پہنچ کر بولی دیں۔

والسلام ناظم جائداد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پونا ۲۶ ستمبر۔ بمبئی لیجسلیٹو کونسل نے طاعون کے انسداد کی خاطر چوہوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ۲۵۰۰ روپیہ کی گرانٹ منظور کی ہے۔

ناگپور ۲۶ ستمبر۔ بنگال ناگپور ریلوے پر راجکھا رسوان سٹیشن پر جب کہ قلی بارود کے صندوق گاڑی پر لد رہے تھے ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ایک قلی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

برسلز ۲۶ ستمبر۔ بیلجیم میں خلاف قانون اسلحہ کی تلاشیاں سنسنی خیز انکشافات کر رہی ہیں۔ برسلز کے نواح میں ایک کارخانہ میں ۳۰ ہزار بم پکڑے گئے۔ اور انٹورپ میں ایک تاجر کے مکانات کی حدود میں مشین گنوں کا ایک گودام پایا گیا۔

ٹولیڈو (بذریعہ ڈاک) میڈرڈ سے آمدہ پناہ گزینوں کا بیان ہے کہ حکومت ہسپانیہ نے میڈرڈ کے جیل خانہ میں [illegible] قیدیوں کو گولی کا نشانہ بنا دیا ہے۔ ایک پناہ گزین نے ایک غیر ملکی اخبار نویس کو ملاقات کے دوران میں بیان کیا۔ کہ حکومت نے شروع میں ان قیدیوں کو ملیشیا کی وردیاں پہنا دی تھیں۔ مگر کچھ عرصہ بعد انہیں ملیشیا فوج کے حوالہ کر دیا گیا۔ جس نے تمام قیدیوں کو دس دس کے گروہوں میں منقسم کر کے گولی کا نشانہ بنا دیا۔

کلکتہ ۲۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک ڈاک گاڑی کو جو بمبئی سے جہازوں کے مسافر لے جا رہی تھی۔ کل رانی گنج کے قریب ایک حادثہ پیش آ گیا۔ ٹرین مذکورہ ۵۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جا رہی تھی کہ اسنسول ریلوے سٹیشن کی ایک مسافر گاڑی کے پیچھے خالی ڈبہ سے جو اس کے آگے جا رہی تھی۔ اس کا تصادم ہو گیا۔ ڈبہ الٹ گیا۔ اور انجن پٹڑی سے اتر گیا جس کے باعث اسے سخت نقصان پہنچا۔ کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) جرنیل نوری شاہ وزیر خارجہ عراق نے فلسطین کے حالات کے متعلق حکومت عراق کو جو رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس میں انہوں نے اس امید کا اظہار کیا ہے۔ کہ فلسطین کا مسئلہ اسی طرح لاینحل نہیں رہے گا۔ کوئی عرب خواہ وہ فلسطین کا باشندہ ہو۔ یا ممالک عرب کے کسی دوسرے ملک کا اس امر کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ فلسطین خالص یہودیوں کا ملک بن جائے۔

میڈرڈ ۲۷ ستمبر۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بلباؤ پر ایک سو سے زیادہ بم پھینکے گئے جس سے متعدد عمارتوں کو آگ لگ گئی۔ لوگ مکانوں کے نیچے دب گئے۔ ایک اور پیغام مظہر ہے۔ کہ باغی سپاہی ابھی تک القصر میں مقابلہ کر رہے ہیں۔ عورتوں اور بچوں کو باہر بھیج دیا گیا ہے۔

گڑھوال ۲۷ ستمبر۔ سب ڈویژنل آفیسر جو گڑھوال کے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کر چکے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ تمام علاقہ میں ۵۴ اشخاص اور ۹۰ مویشی ہلاک ہوئے ۲۶ گھر مسمار ہو گئے۔ تھرالی کے بازار کی دکانوں کو بہت نقصان پہنچا۔ ایک ہزار بیگھہ اراضی کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔

طہران ۲۷ ستمبر۔ حکومت ایران نے ۳۰ ہزار مدارس کھولنے کا فیصلہ کیا ہے ملک میں تعلیم لازمی قرار دیدی گئی ہے۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ سر جان کیڈمن نے بیان کیا ہے کہ آئندہ ۲۰ سال کے اندر دنیا میں تیل کے ذخائر ختم ہو جائیں گے۔ کیونکہ آج کل دنیا میں اکثر ناگزیر کام کوئلے کی بجائے تیل کے ذریعہ انجام پاتے ہیں۔ اس مسئلہ نے لوگوں میں اضطراب کی لہر پیدا کر دی ہے

روما ۲۷ ستمبر۔ سائینور مولینی اور اطالوی کابینہ نے ادیس آبابا کی از سر نو تعمیر کی اجازت دیدی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک گرجا اور ایک شاہی محل کے سوا باقی تمام عمارتیں گرا دی جائیں گی۔ اور ان کی جگہ عالیشان عمارتیں بنائی جائیں گی۔ شاہی قصر کو وائسرائے کی اقامت گاہ میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ شہر میں دو لاکھ اطالویوں کے رہنے کا سامان مہیا کیا جائے گا۔

شملہ ۲۷ ستمبر۔ سیٹھ عبد اللہ ہارون کی دعوت پر سیسل ہوٹل میں مسلم رہنماؤں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حالات حاضرہ پر بحث کرنے کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ آل انڈیا مسلم کانفرنس کی تجدید کی جائے

کراچی ۲۷ ستمبر۔ سندھ میں ۸۶۲ میل لمبی جدید سڑکیں بنانے کے لئے ایک پانچ سالہ سکیم تیار کی گئی ہے۔ جس پر تقریباً ۵۴ لاکھ روپیہ صرف ہو گا۔

لنڈن ۲۷ ستمبر۔ کینیڈا کی ایک خاتون ادیس آبابا سے یہاں آئی ہے اس کا بیان ہے کہ ادیس آبابا میں اس وقت دہشت کا دور دورہ ہے۔ وہاں کے حالات دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اہل حبشہ ابھی تک دارالسلطنت پر روزانہ چھاپے مار کر اٹلی والوں کو تنگ کرتے ہیں اس خاتون نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اطالوی سپاہی کھلے بندوں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ مولینی نے ماتحت افسروں کو یہ ہدایت بھیجی ہے کہ اب اٹلی کی نظر سوڈان پر لگی ہوئی ہے۔

نیویارک ۲۷ ستمبر۔ اخبار ”ڈیلی ایکسپریس“ کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مسٹر روز ویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ کو بم سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن بم پھینکنے والا بم پھینکنے سے چند منٹ پہلے گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ۱۶ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔

بارسیلونا ۲۷ ستمبر۔ ”یونیورسل“ کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ہسپانیہ کے اشتراکیوں کی طرف سے قتل و خونریزی کا بازار گرم ہے۔ ۲۰۰ پادریوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ کیونکہ انہوں نے اشتراکیوں کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

لاہور ۲۷ ستمبر۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ملازمین کی کانفرنس کا دوسرا اجلاس آج اسلامیہ کالج لاہور کے میدان میں منعقد ہوا۔ مسٹر گری نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ بیگم شاہنواز، ڈاکٹر نند لال، مسٹر چمن لال اور ایم اے خان کے علاوہ مسٹر گری نے بھی تقریر کی۔ ملازموں میں تخفیف کی تجویز کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا اور متعدد ریزولیوشن منظور کئے گئے

میڈرڈ ۲۷ ستمبر۔ اخبار ”ڈیلی میل“ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شہر جین میں قتل و غارت شروع ہے۔ اشتراکیوں نے ۱۵ عیسائی عورتوں کو زندہ جلا دیا۔ اس کے علاوہ بہت سے آدمیوں کے سر کاٹ کر دیواروں میں لٹکا دیئے گئے ہیں۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) چند ہفتوں سے جرنیل نوری پاشا وزیر خارجہ عراق استنبول گئے ہوئے تھے۔ باخبر حلقوں کا اندازہ تھا کہ وہ مصطفیٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ سے گفت و شنید کر کے ترکیہ ایران عراق اور افغانستان کے معاہدہ کی تکمیل کی کوشش کریں گے اور عراق اور ایران کے تمام متنازعہ فیہ مسائل کے حل کے لئے جن میں سرحدی مناقشات بھی شامل ہیں کامیاب سعی عمل میں لائیں گے۔ چنانچہ ان حلقوں کا اندازہ صحیح نکلا دوشنبہ کو استنبول سے سرکاری اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت ترکیہ کی سفارش کے مطابق ترکیہ ایران عراق اور افغانستان کے متحدہ محاذ قائم کرنے کے لئے جس معاہدہ کی گفت و شنید شروع ہوئی تھی۔ وہ بالکل پایہ تکمیل تک پہنچ گیا ہے اب اس پر صرف دستخط ثبت کرنے کا کام باقی ہے

لاہور ۲۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کے مہا سبھائیوں کی پنجاب نیشنلسٹ پارٹی آئندہ انتخابات میں اپنے امیدوار کھڑے نہیں کرے گی۔ بلکہ وہ ہندو انتخابی بورڈ اور کانگرس کے نامزد امیدواروں میں سے ہی بعض کی حمایت کرے گی۔

پیرس ۲۷ ستمبر۔ الجیریا کے عربوں کا ایک وفد گذشتہ ماہ سے پیرس میں مقیم تھا آج اس وفد کے ارکان نے وزیر اعظم سے ملاقات کی اور عربوں کے متعدد مطالبات پیش کئے۔ کہا جاتا ہے کہ حکومت فرانس نے ان مطالبات کو منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ وفد واپس چلا گیا ہے

پٹنہ ۲۷ ستمبر۔ شمالی بہار کے تمام دریاؤں میں طغیانی آ گئی ہے۔ جس کے باعث متعدد دیہات زیر آب ہو گئے ہیں دریائے بھاگمتی کا پانی کناروں سے اُبل رہا ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے نافذ ہونے والے اہم تغیرات

موجودہ حالت میں کن کن سٹیشنوں کے درمیان چلتی ہیں	ٹرینوں کے نمبر	یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے نافذ ہونے والی تبدیلیاں
الف (۱) لدھیانہ، دھوری، راجپورہ اور کرنال کے راستہ دہلی اور لاہور کے درمیان	۸۱ ۸۲	لاہور اور انبالہ کے درمیان ان کا سفر منسوخ قرار دیا گیا
(۲) لائل پور اور سانگلہ ہل کے راستے ماڑی انڈس اور لاہور کے درمیان	۱۳۶ ۱۳۵ ۱۳۸	براستہ جڑانوالہ سفر کریں گی۔
(۳) دوشنبہ، چہارشنبہ، پنجشنبہ اور شنبہ کے دنوں میں پشاور چھاؤنی اور لنڈی کوتل کے درمیان	۱۲۱ ۱۲۲	سہ شنبہ، جمعہ اور شنبہ کو سفر کیا کریں گی

تھرڈ سروس والی گاڑیاں

ب (۱) بمبئی، وی، ٹی سے پشاور تک فرسٹ اور سیکنڈ کلاس گاڑیاں	۱۵ ۳	منسوخ
(۲) امرتسر اور جموں توی کے درمیان بوگی انٹر اور تھرڈ کلاس گاڑی	۳۰۶ ۲۹۳	منسوخ
(۳) لاہور، دہلی بوگی۔ انٹر اور تھرڈ کلاس گاڑی	۱۲۸ ۲۰۰ ۱۴۰ ۱۳۹ ۴۵	منسوخ
(۴) لاہور، پٹھانکوٹ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کی ایک بوگی۔ انٹر اور تھرڈ کلاس کی ایک بوگی	۸۲ ۳۲۰	$\frac{۱۸}{۳۲۰}$ کے ساتھ چلا کریں گی۔
(۵) لاہور جموں (توی) فرسٹ اور سیکنڈ کلاس پر مشتمل ایک بوگی جو تمام سال کے لئے انٹر اور تھرڈ کلاس کی ایک بوگی ۳۰ نومبر ۱۹۳۶ء تک	۳۳ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۴	$\frac{۳۳}{۲۹۱}$ کے ساتھ چلا کریں گی $\frac{۲۹۶}{۳۴}$ کے ساتھ چلا کریں گی
(۶)	×	$\frac{۶}{۱۴}$ لاہور، دہلی دو بوگی $\frac{۱۳۹}{۵}$ تھرڈ کلاس گاڑیاں $\frac{۴۲}{۲۳۵}$ پشاور، حویلیاں
(۷)	×	$\frac{۲۴۰}{۱۴}$ فرسٹ سیکنڈ کلاس اور تھرڈ پر مشتمل ایک بوگی $\frac{۱}{۴۵}$ تک جاری رہیگی

(ج) نئے کنکشن	(د) توسیع یافتہ ٹرینیں
(۱) انبالہ چھاؤنی پر دہلی سے آنیوالی نمبر ۱ اپ کا لاہور والی ۷۵ اپ سے	نمبر ۵۹/۵۴ اپ راہوں، جالندھر شہر کی جیجوں دوآبہ سے توسیع

(۲) پشاور چھاؤنی سے آنے والی ۲۴۰ ڈاؤن کا کیریاں اور جالندھر کی ۲۴۰ سے

(۳) شاہدرہ پر پشاور چھاؤنی سے آنے والی ۵۸ ڈاؤن کا نارووال کے ۲۱۱ اپ سے

(۴) شاہدرہ پر لائل پور سے آنے والی ۲۷ ڈاؤن کا پشاور جانے والی ۵ اپ سے۔

نمبر ۲۰/۴۹ ڈاؤن جالندھر شہر - راہوں کی جیجوں دوآبہ تک توسیع - مگر راہوں (۱) نہیں ٹھہرے گی۔

۲۴۳ اپ فیروزپور چھاؤنی - میکلوڈگنج روڈ کی فورٹ عباس تک توسیع

۲۴۴ ڈاؤن میکلوڈگنج روڈ - فیروزپور چھاؤنی کی فورٹ عباس توسیع

(س) تھرڈ کلاس ٹکٹ پر سفر کرنے والے مسافر جن کا سفر ۵۰ میل سے کم ہو۔ سہارنپور اور امرتسر کے درمیان نمبر ۵ اپ اور نمبر ۶ ڈاؤن کلکتہ میلوں میں سفر نہیں کرسکیں گے۔

(ش) $۳۰\frac{۹}{۳۶}$ اور $۱\frac{۱۰}{۳۶}$ کی درمیانی رات کو ٹرینوں کے انتظامات

(۱) نمبر ۷۶ ڈاؤن ڈیرہ دون پسنجر لاہور سے ۱۵/۲۵ پر رخصت ہوکر $۳۰\frac{۹}{۳۶}$ کو ۲۳/۵۵ پر انبالہ چھاؤنی پہونچے گی۔ اور وہاں ہی رہ جائے گی۔

(۲) نمبر ۱۸ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس جو $۲\frac{۹}{۳۶}$ کو ۱۵/۱۸ پر رخصت ہوگی۔ ہوڑہ کی بجائے ڈیرہ دون کی طرف جائے گی۔ یہ ٹرین $۴\frac{۹}{۳۶}$ کو کلکتہ سے ۲۳/۲۴ پر رخصت ۷۶ ڈاؤن کے جدید اوقات کے مطابق آگے چلے گی۔

(۳) نمبر ۱۸ ڈاؤن ایکسپریس $۳۰\frac{۹}{۳۶}$ کو ۲۲/۱۰ پر لاہور سے رخصت ہوکر دہلی کی بجائے سیدھی ہوڑہ جائے گی۔ یہ ٹرین $۳\frac{۹}{۳۶}$ کو بوقت ۲۳/۲۴ امرتسر سے رخصت ہوکر نمبر ۱۸ ڈاؤن ہوڑہ ایکسپریس کے جدید اوقات کے مطابق آگے چلے گی۔

(۴) $۱\frac{۱۰}{۳۶}$ کو شکر بستی اور دہلی کشن گنج پر ۸۸ ڈاؤن پسنجر کی جدید اوقات کے مطابق کوئی سروس نہ ہوگی۔

(۵) ۱۳۸ ڈاؤن پسنجر ماڑی انڈس سے $۳۰\frac{۹}{۳۶}$ کو بوقت ۱۰/۱۶ رخصت ہوکر سانگلہ ہل کی بجائے لائل پور اور جڑانوالہ کے راستہ لاہور تک سفر کرے گی۔

(۶) $۱\frac{۱۰}{۳۶}$ کو ۲۸۸/۲۸۹ کمسڈ کی جدید اوقات کے مطابق جنتو ڈی سے پدیدن تک سروس نہ ہوگی۔

(ط) یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے جاری ہونے والا ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل تمام ریلوے سٹیشنوں کے بک سٹالوں پر ۳ ر میں مل سکتا ہے۔

چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ لاہور

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی